آئینۂ اِرشادات

ملفوظات

شیخ المشایخ محی السنۃ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مرتب:

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال کراچی

آئینۂ ارشادات

ملفوظات

شیخ المشائخ محی السنۃ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

جامع و مرتب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حسب ہدایت و ارشاد

حلیم الامت حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

بہ فیضِ صحبتِ ابرار یہ دردِ محبت ہے | محبت تیری عطا ہے ثمر ہیں تیرے نازوں کے
بہ امیدِ نصیحت دوستوں کی اشاعت ہے | جو ہیں شرکی ہوں خطائیں تیرے نازوں کے

انتساب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کے ارشاد کے مطابق حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی تمام تصانیف و تالیفات

محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

ضروری تفصیل

نام کتاب : آئینۂ ارشادات

ملفوظات : محی السُّنۃ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مرتب : عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ اشاعت : ۲۴/ ذیقعدہ ۱۴۳۶ھ مطابق ۹/ ستمبر ۲۰۱۵ء بروز بدھ

زیرِ اہتمام : شعبہ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی

پوسٹ بکس: 11182 رابطہ: +92.21.34972080، +92.316.7771051

ای میل: khanqah.ashrafia@gmail.com

ناشر : کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، بلاک نمبر ۲، کراچی، پاکستان

قارئین و محبین سے گزارش

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کراچی اپنی زیرِ نگرانی شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی شایع کردہ تمام کتابوں کی ان کی طرف منسوب ہونے کی ضمانت دیتا ہے۔ خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی تحریری اجازت کے بغیر شایع ہونے والی کسی بھی تحریر کے مستند اور حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہونے کی ذمہ داری خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی نہیں۔

اس بات کی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی کتابوں کی طباعت اور پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ! اس کام کی نگرانی کے لیے خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے شعبۂ نشر و اشاعت میں مختلف علماء اور ماہرین دینی جذبے اور لگن کے ساتھ اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرمائیں تاکہ آیندہ اشاعت میں درست ہو کر آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہو سکے۔

(مولانا) محمد اسماعیل

نبیرہ و خلیفہ مُجاز بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ

ناظم شعبۂ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

عنوانات

۞۞۞۞

عظمتِ تعلق مع اللہ

دامنِ فقر میں مرے پنہاں ہے تاجِ قیصری
ذرّۂ دردِ وغم ترا دونوں جہاں سے کم نہیں

اُن کی نظر کے حوصلے رشکِ شہانِ کائنات
وسعتِ قلبِ عاشقاں ارض وسما سے کم نہیں

عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لاہور میں علم و عرفان کی بارش

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہٗ
کے آخری خلیفہ
محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب حقی دام ظلہم کی تشریف آوری

مورخہ ۲۶ مئی کو حضرت مولانا الحاج حکیم محمد اختر صاحب دام ظلہ کراچی سے لاہور تشریف لائے اور خانقاہ امدادیہ اشرفیہ واقع جامع مسجد قدسیہ چڑیا گھر لاہور میں قیام فرمایا اور بفضلہٖ تعالیٰ جمعہ، ہفتہ، پیر حضرت حکیم صاحب مدظلہ کے خانقاہ میں بعد نماز جمعہ اور بعد نماز عصر بیانات ہوتے رہے اور ماشاء اللہ حضرت حکیم صاحب نے حسب عادت اپنے ارشادات سے حاضرین کو خوب گرمایا۔ جمعہ کے دن جناب ڈاکٹر عبدالمقیم صاحب خلیفہ مجاز حضرت حکیم صاحب مدظلہ نے مجلس کے بعد اعلان کیا کہ ایک خوشخبری سنائی جاتی ہے کہ حضرت اقدس محی السنۃ مولانا شاہ محمد ابرار الحق صاحب دام ظلہ حرمین شریفین زاد اللہ شرفہما سے واپس ہوتے ہوئے کل بروز ہفتہ لاہور تشریف لارہے ہیں۔

سامعین کے لیے یہ اعلان نہایت درجے مسرور کن تھا۔ سب حضرات یہ اعلان اور خبر سن کر خوشی اور مسرت سے اچھل پڑے اور سب کی زبان پر ماشاء اللہ اور الحمد للہ کے مبارک کلمات جاری ہوگئے۔ چناں چہ اعلان کے مطابق حضرت اقدس محی السنۃ دامت برکاتہم ہفتہ کے دن ۹ بجے شب ہوائی جہاز سے لاہور تشریف لائے۔ ایئرپورٹ پر حضرت والا کا استقبال کرنے والوں میں مجلس صیانۃ المسلمین، انجمن احیاء السنہ اور دارالعلوم اسلامیہ کے خدام کے علاوہ دیگر علماء کرام کی ایک کثیر تعداد موجود تھی۔ ہر شخص اپنی اپنی جگہ حضرت والا مدظلہٗ کی تشریف آوری پر اور حضرت کی زیارت سے شاداں اور فرحاں تھا۔ ہر شخص کی خواہش تھی کہ مجھے سب سے پہلے ملاقات کا شرف حاصل ہو، مگر چوں کہ بفضلہٖ تعالیٰ حضرت والا کے یہاں

سنّت کا اہتمام رہتا ہے اور حضرت والا کی تعلیمات میں سب سے زیادہ اہمیت سنّت ہی کی ہوتی ہے اس لیے حضرت والا نے فرمایا کہ بھائی! مصافحہ کا یہ طریقہ نہیں، مصافحہ اس طریقہ سے کیا جائے کہ مصافحہ بھی سب سے ہو جائے اور وقت بھی کم خرچ ہو، جس کی صورت یہ ہے کہ آپ سب حضرات قطار میں کھڑے ہو جائیں اور دائیں طرف سے مصافحہ کرتے ہوئے چلتے جائیں۔ اس صورت میں مصافحہ بھی سب سے ہو جائے گا اور دھکم پیل بھی نہیں ہو گی اور وقت بھی کم سے کم خرچ ہو گا۔ چناں چہ سب حضرات نے حضرت والا کے ارشادات پر عمل کیا، اس طرح بفضلہٖ تعالیٰ سب حضرات کو مصافحہ کا شرف حاصل ہو گیا۔

لاہور میں حضرت والا کا قیام آپ کے خلیفہ ارشد اور شیخ المشایخ حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری (خلیفہ اجل حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ) کے خصوصی مرید اور خانقاہ امدادیہ اشرفیہ لاہور کے بانی اور سرپرست الحاج صوفی غلام سرور صاحب ڈار دامت برکاتہم کے دولت کدہ پر ہوا۔ اور بفضلہٖ تعالیٰ دو دن یہیں قیام رہا، حضرت الحاج صوفی غلام سرور صاحب ڈار بڑے خوش قسمت انسان ہیں کہ ان کا مکان وقتاً فوقتاً مشایخ عظام کی قیام گاہ رہا۔ عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری اور حضرت اقدس مولانا شاہ محمد ابرار الحق صاحب ہر دوئی دام ظلہ ایک ایک دو دو ہفتے قیام پذیر رہے۔

حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب مد ظلہٗ نے اتوار کے دن صبح کی نماز خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی جامع مسجد قدسیہ میں پڑھائی۔ نماز کے بعد مختصر اصلاحی بیان فرمایا۔ بیان کے بعد چند امور کی طرف خانقاہ کے منتظمین کی توجہ دلوائی۔ اسی دن عصر کے بعد خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی مسجد قدسیہ میں حضرت والا دامت برکاتہم کا بیان ہوا، جس میں آپ نے سنتوں کی اہمیت، صحبت صالحین اور تعلق مع اللہ کی ضرورت پر زور دیا، مغرب تک آپ کا بیان جاری رہا۔ بفضلہٖ تعالیٰ مسجد سامعین حضرات سے کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔

مغرب کی نماز کے بعد حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب زید مجدہ کا بیان ہوا، جو پون گھنٹہ تک جاری رہا۔ مغرب کی نماز کے بعد کچھ احباب حضرت والا مد ظلہ سے ملاقات کے لیے حضرت والا کے پاس ان کے کمرے میں ملاقات کے لیے چلے گئے۔ جن میں دیگر حضرات

کے علاوہ حضرت مولانا فضل الرحیم صاحب مہتمم جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد، مولانا ارشد عبید صاحب ناظم دفتر جامعہ اشرفیہ، حضرت مولانا مشرف علی صاحب تھانوی مہتمم و شیخ الحدیث دار العلوم الاسلامیہ لاہور، جناب مولانا قاری احمد میاں صاحب تھانوی نائب مہتمم دار العلوم الاسلامیہ، حضرت مولانا نذیر احمد صاحب مہتمم و شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد مع اپنے دونوں صاحب زادوں مولانا محمد زاہد صاحب اور مولانا مجاہد صاحب، جناب ڈاکٹر محمد اختر صاحب فیصل آباد، مولانا عبد الدیان سلیمی صاحب ناظم عمومی مجلس صیانۃ المسلمین اور احقر راقم الحروف خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ یہ نشست تقریباً آدھ گھنٹے جاری رہی، اس نشست میں مختلف موضوعات پر گفتگو رہی اور حضرت والا مدظلہ بھی ماشاء اللہ نہایت درجے انبساط اور شگفتگی کے ساتھ مصروفِ گفتگو رہے، اس دوران احقر اور مولانا عبد الدیان صاحب سلیمی نے مجلس کے سالانہ اجتماع پر تشریف آوری کی درخواست پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ حق تو یہ تھا کہ ہم لوگ ہر دوئی حاضر ہو کر حضرت والا کو مجلس کے سالانہ اجتماع پر تشریف آوری کی درخواست کرتے مگر ویزوں کی دشواری کے پیش نظر یہیں درخواست کی جاتی ہے کہ حضرت والا مجلس کے سالانہ اجتماع میں جو کہ ان شاء اللہ اکتوبر کی ۲۰، ۲۱، ۲۲ کو ہو گا تشریف لائیں۔ حضرت والا نے مجلس کے اجتماع کی تاریخوں کو سن کر مسرت کا اظہار کیا اور شرف قبولیت کا اشارہ دیا نیز یہ بھی عرض کیا گیا کہ ان شاء اللہ تعالیٰ مستقل عریضہ کے ذریعہ بھی ان تاریخوں کی اطلاع دی جائے گی۔

گزشتہ سال حضرت والا دام ظلہ اجتماع پر تشریف آوری کے لیے دہلی تک تشریف لے آئے تھے، مگر اس وقت حالات کی وجہ سے تمام پروازیں منسوخ کر دی گئیں تھیں۔ اس طرح حضرت والا سمیت پندرہ علماء کرام ہندوستان سے تشریف نہ لا سکے، اس کے بعد جناب مولانا فضل الرحیم صاحب اور جناب مولانا مشرف علی صاحب تھانوی نے اپنے اپنے اداروں میں حضرت والا کی خدمت میں تشریف آوری کی درخواست پیش کی۔ بفضلہٖ تعالیٰ حضرت والا نے نہایت انبساط اور مسرت کے ساتھ ان حضرات کی درخواستوں کو شرف قبولیت بخشا اور طے ہوا کہ کل پیر کے دن ۹ بجے جامعہ اشرفیہ میں بیان ہو گا اور پھر اس کے بعد دار العلوم اسلامیہ میں بیان ہو گا۔ چناں چہ پیر کے دن صبح سوا نو بجے حضرت والا جامعہ اشرفیہ میں تشریف لائے

مسجد الحسن کے دروازہ پر حضرت اقدس مولانا محمد عبید اللہ صاحب مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور، حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب کے علاوہ اساتذۂ کرام اور سینکڑوں طلبۂ کرام نے حضرت کا استقبال کیا، حضرت والا نے جامعہ اشرفیہ کی عظیم مسجد میں اساتذہ کرام، طلباء کرام اور دیگر حضرات کے سامنے تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ بیان فرمایا۔ آپ کا بیان مبارک قرآن پاک کی اس آیت اَلْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّاھُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ[1] سے متعلق تھا۔ حضرت والا نے اپنے بیان میں جہاں سنت کی اہمیت اور اس کی عظمت کو اجاگر کیا وہاں یہ بھی فرمایا کہ ایک جماعت ایسی بھی ہونا چاہیے کہ جو منکرات سے لوگوں کو بچائے۔ امر بالمعروف کے لیے تو جماعت ہے، مگر منکرات سے روکنے کے لیے ابھی تک کوئی جماعت وجود میں نہیں آئی۔ اس کی بھی سخت ضرورت ہے، ہمارے اوپر مصائب کے آنے کی ایک اہم وجہ یہ بھی ہے کہ منکرات سے نہیں بچا جاتا۔ تبلیغِ شرعی یہی ہے کہ امر بالمعروف بھی ہو اور منکرات سے بھی روکا جائے۔ اس کے علاوہ دیگر مفید مضامین ارشاد فرمائے۔ تقریباً ساڑھے دس بجے حضرت کا بیان ختم ہوا۔

اس کے بعد دار العلوم الاسلامیہ کامران بلاک تشریف لے گئے وہاں بھی بفضلہٖ تعالیٰ حضرت مولانا مشرف علی صاحب تھانوی کے علاوہ علماء کرام اساتذہ کرام اور طلبۂ کرام کی ایک کثیر تعداد نے مدرسہ کے دروازہ پر حضرت کا استقبال کیا۔ حضرت اقدس مولانا نذیر احمد صاحب دام ظلہ بھی مع ڈھائی سو طلبہ اور اساتذہ کے فیصل آباد سے تشریف لائے ان حضرات کے آنے سے دار العلوم اسلامیہ کی مسجد سراج کا اندرونی ہال اور باہر کا برآمدہ کھچا کھچ بھر گیا تھا یہاں بھی حضرت والا نے اسی آیت اَلْاٰمِرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّاھُوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ پر بیان فرمایا اور ماشاء اللہ خوب کھل کر انبساط کے ساتھ بیان فرمایا، یہ بیان تقریباً دو گھنٹے جاری رہا۔ تمام سامعین حضرت والا کے بیان سے بہت ہی محظوظ ہوئے اور سب نے بے حد پسند کیا۔

اس بیان میں فقیہ العصر مولانا سید مفتی عبد الشکور صاحب ترمذی بھی مع اپنے صاحب زادہ مولانا عبد القدوس ترمذی اور طلبۂ کرام کے شریک ہوئے اور ان کے علاوہ حضرت اقدس الحاج سید انور حسین نفیس الحسینی شاہ صاحب دام ظلہ (خلیفہ ارشد حضرت اقدس شاہ عبد القادر صاحب رائے پوری قدس سرہ) نے بھی شرکت فرمائی۔

---

[1] التوبۃ: ۱۱۲

پیر کے دن عصر کی نماز کے بعد خانقاہ اشرفیہ کی مسجد قدسیہ میں حضرت والا کا مختصر بیان ہوا اور مغرب سے قبل حضرت والا ایئرپورٹ پر اسلام آباد جانے کے لیے تشریف لے گئے۔ اس طرح یہ بابرکت اور پر رونق اجتماع حضرت اقدس محی السنۃ حضرت مولانا شاہ محمد ابرار الحق صاحب دام ظلہ کی تشریف اختتام کو پہنچا۔ ایئرپورٹ پر خدام کی کثیر تعداد نے آپ کو الوداع کیا۔

دعا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ حضرت والا دام ظلہ کی محبت و عافیت بایں فیوض و برکات ہم خدام کے سروں پر تادیر سلامت باکرامت رکھیں اور پاکستان اور لاہور بار بار تشریف آوری کی بیش بہا نعمت سے نوازیں، آمین ثم آمین۔

بحوالہ الصیانۃ شمارہ محرم الحرام ۱۴۱۶ھ
از حضرت مولانا وکیل احمد شیروانی صاحب دامت برکاتہم

۞۞۞۞

انجامِ حُسنِ فانی

کسی گُلفام کو کفنا رہا ہوں
جنازہ حُسن کا دفنا رہا ہوں

لگانا دِل کا ان فانی بُتوں سے
عبث ہے دل کو یہ سمجھا رہا ہوں

عرضِ جامع

مرشدنا حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم وعمت فیوضہم کے حالیہ قیام لاہور کے زمانہ میں جو ارشادات مبارکہ احقر نے کچھ قلمبند کیے تھے ان کو افادۂ خاص وعام کے لیے مرتب کرکے جناب عبد المقیم صاحب کو لاہور ارسال کردیے ہیں تاکہ خانقاہ امدادیہ اشرفیہ لاہور کی طرف سے نشرواشاعت کے ذریعہ ہم سب کے لیے صدقۂ جاریہ بن جاوے۔

اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے شرف حسن قبول عطا فرمائیں۔ آمین!

العارض
حکیم محمد اختر عفا اللہ تعالی عنہ
اشرف المدارس گلشن اقبال ۲ کراچی
محرم الحرام ۱۴۱۶ھ

اشکوں کی بلندی

خداوندا مجھے توفیق دے دے
فدا کردوں میں تجھ پر اپنی جاں کو

گنہگاروں کے اشکوں کی بلندی
کہاں حاصل ہے اختر کہکشاں کو

اختر

آئینہ ارشادات

۱) فرمایا کہ اطمینان قلب کا تعلق باطن سے ہے نہ کہ اسباب ظاہرہ سے یہی وجہ ہے کہ اہل اللہ اپنی باطنی دولت کے سبب کیسے مستغنی اور مطمئن نظر آتے ہیں۔

مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

راہ لذت ازدروں داں نز بروں

ابلہی داں جستن قصر و حصوں

ترجمہ: اے لوگو! لذت کا راستہ اندر سے ہے نہ کہ باہر سے پس قلعہ کی اور بڑے بڑے شاندار مکانوں کی فکر کرنا نادانی اور بے وقوفی ہے۔

۲) فرمایا کہ مدارس سے اور تبلیغ سے اعمال کا وجود ملتا ہے اور خانقاہوں سے یعنی سچے اہل اللہ کی صحبت سے اعمال کا قبول ملتا ہے کیوں کہ بزرگوں کی صحبت سے تزکیۂ نفس اور اخلاص ملتا ہے اور اخلاص شرط قبول اعمال ہے اور ریا سے محافظ ہے اور ریا کی نحوست اور لعنت سے ایک شہید کی شہادت اور مالدار کی سخاوت اور قاری صاحب کی قرأت قبول نہ ہوئی اور جہنم کا فیصلہ ان کو ہو جاوے گا۔ اس حدیث ریا کو جب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سناتے تھے تو غلبۂ خوف سے بیہوش ہو جاتے تھے۔

۳) ایک صاحب نے سوال کیا کہ صلحائے امت کی دعاؤں سے امت کا حال کیوں نہیں بدلتا اور مصائب کیوں رفع نہیں ہوتے۔ آج ہر طرف مسلمانوں پر مصائب کی بارش ہے۔ ارشاد فرمایا کہ کسی کا باپ ناراض ہو اور اس کے دادا، نانا، ماموں و چچا سفارش کرتے ہوں لیکن بیٹا باپ سے معافی نہ مانگتا ہو اور ناراضگی کی تلافی نہ کرتا ہو تو کیا اس بیٹے پر باپ کی عنایت ہو گی۔ اسی طرح امت اپنی نافرمانی سے توبہ نہیں کرتی اور سارے عالم کے صالحین دعا کرتے رہیں تو کس طرح یہ حق تعالیٰ شانہ کی عنایت سے مشرف ہو گی۔

۴) ارشاد فرمایا کہ بعض اہل علم بھی سفر میں مسجد کی جماعت کو واجب نہیں سمجھتے جبکہ علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں وَاَمَّا السَّفَرُ فَلَیْسَ بِعُذْرٍ[۲] سفر ترک جماعت کے لیے عذر نہیں۔ ہاں اثناء سفر میں ترک جماعت کا جواز ہے مثلاً ریل یا جہاز کا وقت ہو تو جماعت مسجد واجب نہیں۔

۵) ارشاد فرمایا کہ طلباء کرام کے دو حق ہیں عظمت اور محبت۔ عظمت اس لیے کہ مجاہد فی سبیل اللہ ہیں اور اہل مدارس بھی اقرار کرتے ہیں کہ یہ طلباء کرام مہمان ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ اور محبت اس لیے کہ ہمارے محسن ہیں معاش کے اور صدقہ جاریہ ہونے کے سبب محسن معاد بھی ہیں اور ترقی علوم کا سبب بھی ہیں۔

۶) دورہ کے طلباء کرام اکثر عربی عبارت بہت عمدہ پڑھتے ہیں مگر اس اعلیٰ معیار سے تلاوت قرآن پاک مع الصحت نہیں کرتے اور نہ مشق کی فکر کرتے ہیں، اگر یہ امامت کے منصب پر فائز ہوں اور ان کی اقتداء میں کوئی قاری ہو تو کیا خیال کرے گا۔ اس سے علماء کرام کی وقعت نہیں رہتی۔

۷) اسی طرح اگر علماء کرام کا پائجامہ سے ٹخنہ چھپا ہوتا ہے یا داڑھی کٹی ہوتی ہے یا جماعت سے نماز کا اہتمام نہیں ہوتا یا مالیات میں بے اصولی کرتے ہیں تو قوم میں ان کی وقعت نہیں رہتی۔ ان باتوں کا اہل علم حضرات کو بہت اہتمام کرنا چاہیے۔ اس قسم کی کمزوریاں ان اہل علم میں پائی جاتی ہیں جو اہل اللہ کی صحبت کا اہتمام نہیں کرتے۔

۸) فرمایا کہ علم روشنی ہے لیکن ضروری نہیں کہ اس روشنی پر عمل بھی مرتب ہو جیسے کار میں روشنی ہے مگر پیٹرول نہیں تو راستہ نظر تو آئے گا مگر منزل تک رسائی نہ ہوگی۔ اسی طرح علم کے ساتھ اگر اللہ تعالیٰ کی محبت اور خوف کا دل میں پیٹرول بھی حاصل کرنا چاہیے۔ حضرت قطب عالم مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے واقعات میں ہے کہ حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کی تو اس کی وجہ یہی بیان فرمائی تھی کہ ہم علم لینے حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس نہیں گئے تھے بلکہ علم پر عمل کے لیے ہمت کا

[۲] الدر المختار: ۱/۵۵۶، باب الامامۃ، دار الفکر، بیروت

پیٹرول لینے گئے تھے چناں چہ پہلے تہجد کی توفیق نہ تھی جب بیعت کی تو اس کے بعد کبھی تہجد قضا نہ ہوئی۔

۹) فرمایا کہ دین کے جس شعبہ میں جو لگا ہو ہر ایک دوسرے کا اکرام کرے۔ تفاضل سے احتیاط کریں ورنہ تفاضل سے آدمی فریق بن جاتا ہے رفیق نہیں رہتا۔ ہر نیک کام میں تعاون کا حکم ہے اور ہر نوع کی خدمت دینی نیکی ہے پس ہر خادم دینی کو دوسرے نوع کے دینی خادم کے ساتھ تعاون چاہیے لیکن مشاہدہ یہ ہے کہ ایک نوع کے دینی خدام آپس میں حقیقی بھائی کی طرح ملتے ہیں اور دوسرے نوع کے خدام کے ساتھ سوتیلے بھائی کی طرح معاملہ کرتے ہیں۔ یہ افسوس کی بات ہے اور تعصب کی بات ہے جو منافیٔ اخلاص ہے۔

۱۰) فرمایا نکیر تو کرے تحقیر نہ کرے، اس کا مخاطب پر اچھا اثر ہوتا ہے اور تحقیر حرام ہے۔ اس سے عناد و نفرت پیدا ہوتی ہے۔

۱۱) فرمایا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ صرف باطن ٹھیک ہونا کافی ہے گو ظاہر میں کچھ نہ ہو۔ تو اس کے جواب میں خواجہ صاحب کا یہ شعر ارشاد فرمایا۔

دل میں اگر حضور ہو سر تراخم ضرور ہو
جس کا نہ کچھ ظہور ہو عشق وہ عشق ہی نہیں

۱۲) فرمایا کہ جب دینی طلباء کا امتحان لیا جائے تو نگراں قریب نہ مقرر کیا جائے اور دور سے کوئی نگراں ہو۔ اگر کوئی طالب علم دینی خیانت کرتے ہوئے دیکھا جاوے فوراً اس کا اخراج کیا جائے۔ دینی طلباء کا دیانت سے فیل ہو جانا جنت کا راستہ ہے اور خیانت سے پاس ہو جانا جہنم کا راستہ ہے۔

۱۳) فرمایا کہ مساجد اور مدارس میں قرآن پاک کا معاینہ کیا جاوے۔ حدیث و فقہ اور فنون کی کتابیں نہایت عمدہ جلد میں الماریوں میں سجاتے ہیں اور قرآن پاک کے ساتھ کیا معاملہ ہے کہ بوسیدہ قرآن پاک کی جلد بندی بھی نہیں کراتے اور بدون جزدان بے قاعدہ رکھتے ہیں اور بعض جگہ دیکھا گیا کہ بوسیدہ اوراق کے ساتھ قرآن پاک کو اوپر نیچے نہایت بے ترتیبی سے الماریوں میں بھر دیا گیا جس کو دیکھ کر دل کانپ گیا کہ اللہ تعالیٰ کے کلام کی عظمت کے خلاف ہے۔ نہایت افسوس کا مقام ہے۔

اور جزدان کو کبھی کبھی دھونا چاہیے اور اس کے دھوئے ہوئے پانی کو دیواروں پر چھڑک دیں یا کیاری میں ڈال دیں کہ پیاری چیز ہے، شاہی کلام کے لباس کا پانی ہے۔

۱۴) فرمایا کہ قرآن پاک کے چار حقوق ہیں:

۱) عظمت.......... کہ بہت بڑے مالک کا کلام ہے۔

۲) محبت.......... کہ پالنے والے کا کلام ہے۔

۳) متابعت.......... کہ احکم الحاکمین کا کلام ہے۔

۴) تلاوت مع الصحۃ.......... کہ حکم باری تعالیٰ ہے۔ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا[۳]

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ترتیل کی تعریف اس طرح فرمائی ہے:

تَجْوِیْدُ الْحُرُوْفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوْفِ[۴]

ادائیگی حروف بھی عمدہ ہو اور وقف کرنے کے احکام سے واقفیت بھی ہو۔

۱۵) فرمایا کہ تین سنت کی اگر اشاعت ہو تو دوسری سنتوں پر عمل آسان ہو جاتا ہے بعض لوگ جماعت سے فجر نہیں پڑھتے تھے، بعض لوگ نماز بھی نہیں پڑھتے تھے۔ ان تینوں سنتوں پر عمل کی برکت سے روحانی قوت آگئی اور پابندی سے نماز ادا کرنے لگے سنت کا خمیرہ ہے، کھاکے تو کوئی دیکھے:

۱) سلام کی اشاعت اور السلام کہتے وقت ھمزہ کا اظہار بھی ہو۔ بدون اظہار ہمزہ سلام سنت کے خلاف ہے۔

۲) جب اوپر چڑھے اللہ اکبر کہے، جب نیچے اترے سبحان اللہ پڑھے اور برابر کی زمین پر کوئی ذکر کرے مثلاً لا الہ الا اللہ یا سبحان اللہ یا الحمد للہ وغیرہ۔

نوٹ: جب تھکن محسوس ہو اس سے پہلے ہی خاموش ہو جائے اور دل کے دھیان سے حق تعالیٰ کو یاد رکھے لیکن دماغ پر زیادہ زور نہ دے اور زیادہ کاوش نہ کرے۔ بس ہلکا سا دھیان کافی ہے اور

۳؎ المزمل:۴

۴؎ مرقاۃ المفاتیح:۳۱/۵، کتاب فضائل القران، دار الکتب العلمیۃ بیروت

احباب سے کچھ خوش طبعی بھی کرے اور سر میں روغنِ کدو، روغن کاہو، روغنِ بادام، روغنِ خشخاس ملا کر لگایا کرے۔ صبح نہار منہ کوئی خمیرہ مفرح اور ناشتے میں سیب کھانے کا اہتمام کرے اور نیند کم از کم روزانہ چھ گھنٹے ضروری ہے۔ چھ گھنٹے سے ہر گز کمی نہ کرے۔ یہ احقر جامع کا تجربہ ہے کہ ان امور کا اہتمام نہ کرنے والوں پر دماغی خشکی کا دورہ پڑا اور نیند کم ہوگئی اور مزاج میں غصہ اور چڑچڑا پن بڑھ گیا اور مزاج غیر معتدل ہوگیا۔ بزرگوں نے صحت کا بہت اہتمام کیا ہے ورنہ صحت کی خرابی سے پھر فرائض وواجبات میں خلل آنے لگے گا۔ یہ بہت اہم نصائح ہیں جو بڑے تجربات کے بعد احقر نے لکھا ہے۔ (از جامع)

۳) اور تیسری سُنت یہ ہے کہ اچھی جگہ پہلے داہنا پاؤں آگے بڑھائے اور گھٹیا جگہ پہلے بایاں پاؤں بڑھائے۔ یہ عمل صرف مسجد کے لیے خاص نہیں۔

۱۶) مؤذنین کو اذان واقامت سنت وشریعت کے مطابق سکھانے کے مراکز قائم کیے جائیں اور جو مسکین ہوں تو ان کے کرایہ اور کھانے کا بھی انتظام کیا جاوے اور ہر مسجد کے مؤذن کے علاوہ بھی کچھ مخصوص نمازیوں کو اذان واقامت سنت کے مطابق سکھائی جاوے تاکہ اگر مؤذن صاحب گھر چلے جائیں یا بیمار ہوں تو دوسروں سے کام لیا جاوے اور مدارس میں تمام اساتذہ وطلبا کو اذان واقامت سکھائی جاوے۔ کبھی مہتمم صاحب بھی اذان واقامت کہیں۔ اذان کو نعوذ باللہ گھٹیانہ سمجھیں۔ حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کہ اگر میرے ذمہ خلافت کا بار نہ ہوتا تو میں کسی مسجد میں اذان دینے کی ذمہ داری لیتا۔

آج کل مساجد تو بہت شاندار مگر مؤذن سستا رکھتے ہیں افسوس کا مقام ہے۔ مؤذن مذکورہ طور پر تربیت یافتہ بھی ہو اور اس لائق ہو کہ نائب امام بھی بن سکے تاکہ امام کی بیماری یا رخصت پر حق نیابت ادا کر سکے۔

۱۷) دینی خدام اور مؤذن اور امام کو ٹخنہ چھپانے کی اور داڑھی کٹانے کی بیماری سے خاص طور سے محفوظ ہونا چاہیے جو ان منکرات میں مبتلا ہوں ان کو ہر گز یہ منصب نہ دیا جائے۔

۱۸) موجودہ حالات اور مصائب اور فتنوں سے نجات کے لیے ہر مسلمان کو کم از کم سو مرتبہ صبح وشام آیت کریمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ[۵] پڑھ کر

۵؎ الانبیاء: ۸۷

دعائے عافیت کرنی چاہیے۔ مساجد میں سب نمازی مل کر کم از کم ایک ہزار کا ورد صبح وشام یا ایک وقت مقرر کر کے دعا اجتماعی کر لیا کریں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ حالات بدل جاویں گے۔ حق تعالیٰ شانہ کے قبضے میں سب کچھ ہے۔ مالک ہی کو راضی کرنے سے بلائیں دور ہو سکتی ہیں۔ حضرت خواجہ صاحب کا یہ شعر بہت ہی عمدہ ہے۔

بلائیں تیر اور فلک کماں ہے چلانے والا شہہ شہاں ہے
اسی کے زیر قدم اماں ہے بس اور کوئی مفر نہیں ہے

نوٹ: اس شعر پر حضرت والا پر گریہ طاری ہو گیا۔ (جامع)

۱۹) فرمایا کہ ایک بزرگ تھے۔ مدرس تھے۔ جب پڑھاتے ہوئے کوئی مہمان آجاتا تو جو چند منٹ خیریت وغیرہ دریافت کرتے اس کو تحریر کر لیتے اور تنخواہ اتنے اوقات کی کٹوا دیتے۔ سبحان اللہ! کیا تقویٰ تھا۔

۲۰) فرمایا کہ حضرت مالک دینار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے تھے کہ اگر مسجد میں اعلان ہو کہ جو سب سے زیادہ خطاکار ہو وہ مسجد سے باہر نکل جاوے تو سب سے پہلے میں مسجد سے بھاگوں گا۔

۲۱) فرمایا کہ ہر روز اپنے گھر والوں کو جمع کر کے کوئی دینی کتاب مثل حیٰوۃ المسلمین، جزا الاعمال، حقوق الاسلام، تعلیم الدین، حکایاتِ صحابہ رضی اللہ عنہم پڑھ کر سنایا کریں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ گھر والوں کے حالات بدل جائیں گے۔ سب دیندار ہو جائیں گے۔ یہ خمیرہ کوئی کھلا کر تو دیکھے۔

۲۲) فرمایا کہ بزرگوں کی صحبت کی برکت سے عوام تو اوّابین واشراق وتہجد اور نوافل کا اہتمام کرتے ہیں اور علمائے کرام اور طلبائے کرام اگر اہتمام نہ کریں تو عوام کا ان کے بارے میں کیا خیال ہو گا۔ ان حضرات کا صرف فرائض وواجبات پر اکتفا کیوں ہے معلوم ہوا کہ علم پر عمل کرنے کے لیے صحبت اہل اللہ ضروری ہے ورنہ علم کے باوجود عمل میں سستی رہتی ہے۔

۲۳) فرمایا کہ بعضے اولیائے کرام کے ہاتھ پر بہت بڑی تعداد میں کافر بھی مسلمان ہوئے ہیں اور بعض نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ پر اس تعداد میں کافر مسلمان نہ ہوئے۔ یہ کیا بات ہے۔ پھر اس کا جواب فرمایا کہ ان اولیائے کرام کا معاملہ یا جاہل سے تھا یا غافل سے یا

سائل سے یا مائل سے تھا اور ان انبیاء کا معاملہ خاذل اور مجادل سے تھا۔ لہٰذا ہدایت خاذل اور مجادل کو نہیں ہوا کرتی۔

۲۴) فرمایا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ یہود کی طرح سے اپنے گھر کے سامنے کوڑا کرکٹ مت جمع کرو تو پھر مدارس اور مساجد کے دروازوں کے سامنے صفائی کتنی ضروری ہے اور کاغذ کے ٹکڑے بھی زمین پر نہ پڑے ہوں کہ کاغذ آلات علم سے ہے، اس کا اکرام ضروری ہے اور ان کو کوڑے میں نہ ڈالیں۔ کاغذ دان کا ظرف الگ رکھیں ہمارے یہاں کاغذ دان اور کوڑے دان کے الگ الگ ظرف ہیں۔

۲۵) فرمایا کہ مقدمات مقاصد کے پڑھانے کی تنخواہ زیادہ دیتے ہیں مثلاً کافیہ، شرح جامی وغیرہ پڑھانے والوں کی تنخواہیں زیادہ ہوں اور قرآن پاک پڑھانے والوں کی تنخواہ کیوں کم ہو۔ فکر کی بات ہے۔ تنخواہ کی بنیاد ضرورت پر ہونی چاہیے کیوں کہ علم کی قیمت کون ادا کر سکتا ہے۔ ہمارے یہاں بعض حافظ صاحبان کی تنخواہ بعض علمائے مدرسین سے زیادہ ہے۔ کیوں کہ وہ زیادہ ضرورت مند اور کثیر العیال ہیں تو ان کی تنخواہ بھی زیادہ مقرر کی گئی ہے۔

۲۶) فرمایا کہ حدیث شریف میں ہے کہ کتاب اللہ اور سُنت رسول اللہ کو مضبوط پکڑو گے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے اس لیے ان دونوں باتوں کی طرف امت مسلمہ کو زیادہ توجہ دلانے کی ضرورت ہے۔

۲۷) فرمایا کہ ہمارا کام اللہ تعالیٰ سے الحاح کرنا ہے، دعاؤں کا تسلسل ہے۔ حضرت خواجہ صاحب نے کیا عمدہ شعر فرمایا ہے ؎

کھولیں وہ یا نہ کھولیں در، اس پہ ہو کیوں تری نظر
تو تو بس اپنا کام کر یعنی صدا لگائے جا

۲۸) فرمایا بعض ظاہر اپنے باطن کا محافظ ہوتا ہے جیسے کبوتر کا پر کہ اس کو کوئی پکڑ نہیں سکتا لیکن اگر اس کا پر کاٹ دیا جاوے تو بلّی کا بچہ بھی مار دے گا۔ اسی طرح جب سے مسلمانوں نے اپنی ظاہری وردی اور ظاہری وضع قطع ختم کر دی، داڑھی منڈانے یا کترانے لگے، دین کے جملہ ظاہری احکام کو چھوڑ دیا ہر طرف مغلوب ہو رہے ہیں، جہاں جو چاہتا ہے وہیں مار دیتا

ہے۔ ایک مثال اس کی یہ بھی ہے کہ ایک فوجی وردی میں نہیں ہے۔ کسی دوکان پر کسی گاؤں والے سے جھگڑا ہو گیا تو اس نے اپنے فوجی ہونے کے احساس سے اس کو ایک تھپڑ رسید کر دیا۔ گاؤں والے کے ہاتھوں میں ڈنڈا تھا اس نے فوجی صاحب کے سر پر جو مارا تو سر پھٹ گیا۔ ظاہری وردی کی اتنی اہمیت ہے اگر وردی میں ہوتا تو دیہاتی کی ہمت نہ ہوتی۔ وردی نہ ہونے سے یہ ذلت ہوئی۔

کسی موٹر یا جہاز کا باطن یعنی انجن نہایت اعلیٰ درجہ کا ہے لیکن صرف ٹائر خراب ہیں، صرف ظاہر ہی تو خراب ہے مگر کیا وہ موٹر یا جہاز چل سکتا ہے اور منزل تک کسی کو پہنچا سکتا ہے۔

بعض حضرات داڑھی کو نیک کام اور سنت یعنی اچھا تو سمجھتے ہیں ضروری نہیں سمجھتے اسی لیے حج کر کے منٰی ہی میں داڑھی منڈا کر وہیں حج کو دفن کر دیتے ہیں۔ حضرات داڑھی رکھنا اتنا ہی واجب ہے جتنی وتر کی نماز واجب ہے، قربانی واجب ہے۔ عید و بقر عید کی نماز واجب ہے۔

۲۹) فرمایا کہ بلند آواز سے دعا مانگنا جائز ہے بشرطیکہ کوئی مسبوق نہ ہو ورنہ مسبوق کی نماز خطرہ میں پڑ جاتی ہے، بعض وقت سورۂ فاتحہ پڑھنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ چپکے چپکے دعا کرنا افضل ہے۔

۳۰) فرمایا کہ اپنے نفس کو مٹا کر اللہ والوں کے پاس کوئی رہے تو پھر دیکھے کہ کیا فیض ہوتا ہے۔

در بہاراں کے شود سر سبز سنگ
خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ
سالہا بودی تو سنگ دل خراش
آزموں را یک زمانے خاک باش

ترجمہ ۱: موسم بہار میں پتھر کب سرسبز ہوتا ہے۔ اپنے کو خاک کر دو پھر اپنی خاک پر دیکھو گے کہ مرشد کے فیض سے عشق و محبت اور تقویٰ کے کیسے کیسے پھول پیدا ہوتے ہیں۔

۲: ایک مدت تک تم پتھر اور خلق خدا کے لیے موذی رہ چکے ہو۔ ذرا مثل خاک بن کر بھی تو آزماؤ کہ کیسے اعلیٰ مقام عبدیت پر فائز ہوتے ہو۔

ہاں مجھے مثلِ کیمیا خاک میں تو ملائے جا
شان مری گھٹائے جا رُتبہ مرا بڑھائے جا

۳۱) فرمایا کہ مساجد میں پارے رکھ دیے جائیں اور کم از کم تین منٹ تلاوت کا اہتمام کیا جاوے۔ اگر ایک صفحہ بھی تلاوت کر لیا تو پانچ ہزار نیکیاں ان شاء اللہ تعالیٰ مل جائیں گی۔ حرمین شریفین میں تلاوت کا کس قدر اہتمام ہے۔ ہماری مسجدوں میں بھی اپنے ملکوں میں اہتمام ضروری ہے۔

۳۲) فرمایا کہ انگریزی گنتی میں ون کے بعد ٹو کی آواز سب کی صحیح ہوتی ہے۔ کوئی ٹو کو مجہول نہیں پڑھتا حالاں کہ انگریز کو گئے ہوئے زمانہ گزر گیا لیکن وہ ایسا سبق پڑھا گیا کہ ہم اس کو نہیں بھولتے۔ تو پھر اَلْحَمْدُ کی دال پر ٹو کی طرح آواز کیوں نہیں نکالتے، اکثر مجہول پڑھتے ہیں حالاں کہ مجہول پڑھنا سُنت کے خلاف ہے۔

اسی طرح اَلْحَمْدُ کی 'حا' کو چھوٹی 'ہا' سے ادا کرنا حرام ہے یعنی اَلْهَمْدُ پڑھنا حرام ہے کیوں کہ یہ لحن جلی ہے۔ جمال القرآن (تصنیف حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) میں یہی مثال دی ہے۔

۳۳) فرمایا کہ علمائے کرام خوف سے متاثر نہیں ہوئے مگر طمع کے اثرات سے متاثر ہوئے لیکن اہل اللہ کے صحبت یافتہ عالم کا اخلاص اور ایمان نہایت مضبوط ہوتا ہے جو فروخت نہیں ہو سکتا ہے۔

شریعت پر عمل بدون اخلاص مقبول نہیں اور اخلاص اگر شریعت کے مطابق نہیں تو وہ بھی مقبول نہیں۔ اس کی مثال بعد نماز عصر نوافل کا پڑھنا ہے۔ کوئی گھر میں دروازہ بند کر کے عصر کے بعد نوافل پڑھے تو اخلاص تو ہے لیکن خلاف شرع ہونے کے سبب قبول نہیں۔ اسی طرح نماز شریعت کے مطابق پڑھ رہا ہے مگر اخلاص نہیں۔ کسی مال دار کو دیکھ کر رکوع و سجدہ میں سات سات بار تسبیحات پڑھ رہا ہے کہ معتقد ہو جائے گا تو چندہ دے گا۔ اگرچہ نماز شریعت کے مطابق ہے مگر اخلاص نہیں، ریا ہے۔ اس لیے قبول نہیں بلکہ الٹا سزا کا مستحق ہو گا۔

فرمایا کہ فضائل تبلیغ میں حدیث نمبر ۵ غور سے پڑھیں اور بار بار سنائی جاوے کہ

حق تعالیٰ شانہٗ کی رحمت کو کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جذب کرتا ہے جب تک کہ اس کے ساتھ استخفاف نہ ہو۔ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے دریافت کیا کہ استخفاف کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ استخفاف یہ ہے کہ گناہ کھلم کھلا ہو رہے ہوں اور روک ٹوک نہ کرے۔

حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اور اپنے زمانے میں فرمایا کہ کیا اس زمانے میں ہمارے گناہوں کی کوئی حد ہے اور کیا گناہوں پر کوئی روک ٹوک ہے۔ اللہ اکبر! یہ اس زمانہ کی بات ہے جب گانا بجانا، وی سی آر، ٹیلی وژن تو دور کی بات ہے ریڈیو بھی اتنا عام نہ تھا۔ ٹیلی وژن کو میں سانپوں کا پٹارا کہتا ہوں۔ ایک سانپ سے بچے گا تو دوسرا ڈس لے گا۔ یہ کتے کے زہر کی طرح ہے۔ آہستہ آہستہ اثر کرتا ہے اور جب پورا اثر کر جاتا ہے تو کوئی نہیں بچتا۔ آج ہماری نوجوان نسل اسی کے سبب اللہ تعالیٰ کی نافرمان ہو رہی ہے، ماں باپ کی نافرمانی کر رہی ہے اور ہر طرف تباہی پھیل رہی ہے۔ اسی سلسلے میں اہل صلاح کی کتنی بڑی ذمہ داری ہے اور برائیوں کی روک تھام کی کتنی ضرورت ہے اور نہی عن المنکر کا کام اجتماعی حیثیت سے ہونا چاہیے محلہ محلہ جماعتیں قائم ہوں جو برائیوں کو مٹانے کی کوشش کریں اور حکمت کے ساتھ کریں۔ اس کی باقاعدہ تربیت ہونی چاہیے اور اس کا غم اور دھن ہونی چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچیں۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائیں کہ ہم گناہوں کو ترک کر دیں اور اپنی دنیا و آخرت کو برباد نہ کریں۔

قارئین کرام سے طالب دعا جامع حکیم محمد اختر عفی عنہ

۲/ محرم الحرام ۱۴۱۶ھ

❁❁❁❁

نقشِ قدم نبیؐ کے ہیں جنت کے راستے
اللہ جلّ شانہٗ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

ارشادات

حضرت حکیم الامت مجدّد ملت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہٗ

بد نگاہی کے نقصانات

فرمایا کہ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ کسی نامحرم کو دیکھنے کا زیادہ تقاضا قلب میں ہو، اس کو ہم ایک دفعہ جی بھر کر دیکھ لیں تو تسکین ہوجائے گی، یہ محض غلط ہے وہ تسکین عارضی ہے۔

اس دیکھنے سے جوش کم نہیں ہوتا بلکہ دل کی گہرائی میں اُتر جاتا ہے اس لیے محسوس نہیں ہوتا اور تسکین کا جو شبہ ہوتا ہے تو قصداً اس کا تصور کرکے مزہ لینا زہرِ قاتل، رہزنِ دین ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

اَلنَّظَرُ سَھْمٌ مِنْ سِھَامِ اِبْلِیْس[۶]

نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک تیر ہے۔

توبہ کا کمال

فرمایا کہ اگر ساری زمین گناہوں سے بھر جاوے تو توبہ سب کو مٹا دیتی ہے۔ دیکھیے بارود ذرا سی ہوتی ہے مگر بڑے بڑے پہاڑوں کو اڑا دیتی ہے۔

صحبتِ اولیاء

فرمایا جو شخص بخشش کا طالب ہو اولیائے کرام کی صحبت میں بیٹھے۔ تمہارے اعمال میں ان کی صحبت سے برکت ہوگی۔ اہل اللہ کے دل روشن ہیں۔ پاس رہنے سے دل میں نور

---

۶ کنزالعمال: ۳۲۸/۵، (۱۳۰۶۸)، الفرع فی مقدمات الزنا والخلوۃ بالاجنبیۃ، مؤسسۃ الرسالۃ/ المستدرک للحاکم: ۳۴۹/۴ (۷۸۷۵)

آتا ہے جب نور آتا ہے ظلمت و تاریکی بھاگ جاتی ہے، شبہ جاتا رہتا ہے۔ ان کا دیکھ لینا ہی کافی ہو جاتا ہے۔

اتباعِ سنّت سے محبُوبیت کا راز

فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں خاص برکت کا راز یہ ہے کہ جو شخص آپ کی ہیئت (وضع) بناتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ کو محبت اور پیار آتا ہے کہ یہ میرے محبوب کا ہم شکل ہے۔ پس یہ وصول کا سب سے اقرب طریق ہے (اللہ تک پہنچنے کا سب سے قریب راستہ ہے)

(کمالاتِ اشرفیہ)

❖❖❖❖

آشیاں سے نہ محروم کر باغباں

آشیاں سے نہ محروم کر باغباں — تجھ پہ رحمت کرے خالقِ دو جہاں
بجلیوں سے بچاتا ہے ربِ جہاں — یک تنکہ پر گر زور سے ہے آشیاں
چشمِ تر خوں فشاں آہ شعلے سماں — ہیں مرے دردِ دل کے یہ سب ترجماں
کیا یہ شمس و قمر یہ زمیں آسماں — اپنے خالق کا دیتے نہیں ہیں نشاں
کیا جہاں میں نمودار خود ہو گئے — ہر وجود اپنے موجد کا خود ہے نشاں
ہستی انساں کی خالق پہ شاہد ہے خود — تیرے اندر ہے وہ خالقِ دو جہاں
ہو کے مخلوق خالق کا منکر بنے — اس حماقت پہ ہے لعنتِ دو جہاں

یہ صدا سن لو اختر کی اے دوستو
خالقِ جاں پہ کر دو فدا اپنی جاں

اُمورِ عشرہ برائے اصلاحِ معاشرہ

از محی السنۃ حضرتِ اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

یعنی وہ دس اُمور (کام) جن کے التزام سے دین کے دوسرے احکام کی پابندی کی توفیق ان شاءاللہ تعالیٰ ملے گی۔

۱۔ تقویٰ اور اخلاص کا اہتمام۔ تقوی کا خلاصہ یہ ہے کہ فرائض وواجبات وسنن مؤکدہ کی پابندی کرنا اور ممنوعات سے بچنا۔ اخلاص کا حاصل یہ ہے کہ ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کے لیے ہی کرنا۔

۲۔ ظاہری گناہوں میں سے بدنگاہی، بدگمانی، غیبت، جھوٹ، بے پردگی اور غیر شرعی وضع قطع رکھنے سے خصوصاً بچنا۔

۳۔ اخلاقِ ذمیمہ (بُرے اخلاق) میں سے بے جا غصہ، حسد، عُجب، تکبر، کینہ اور حرص و طمع پر خصوصی نگاہ رکھنا۔

۴۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا انفراداً واجتماعاً بہت اہتمام رکھنا۔ ان کے احکام اور آداب کو بھی معلوم کرنا۔ فضائلِ تبلیغ میں سے حدیث نمبر ۳ تا ۷ کو بار بار پڑھنا بالخصوص حدیث نمبر ۵ کو۔

۵۔ صفائی ستھرائی کا التزام رکھنا۔ بالخصوص دروازوں کے سامنے جن میں مساجد و مدارس کے دروازے خصوصاً توجہ کے مستحق ہیں ان کے سامنے زیادہ اہتمام صفائی کا رکھنا۔

۶۔ نماز کی سنن میں سے قراءت، رکوع، سجدہ اور تشہد میں انگلی اٹھانے کے طریقے کو سیکھنا۔ نیز اذان واقامت کی سنن کو توجہ سے معلوم کرکے ان پر عمل کی مشق کرنا۔

۷۔ سننِ عادات کا بھی خاص خیال رکھنا مثلاً کھانے پینے، سونے جاگنے، ملنے جلنے وغیرہ مسنون طریقے پر عمل کرنا۔

۸۔ کم از کم ایک رکوع کی تلاوت روزانہ کرنا اور اس میں کلامِ پاک کے حُسن وجمال کی زیادہ سے زیادہ رعایت کرنا۔ یعنی قواعدِ اخفاء واظہار، معروف ومجہول وغیرہ کا لحاظ رکھنا اور درود شریف کم از کم ۱۱ مرتبہ ہر نماز کے بعد پڑھنا یا ایک تسبیح کسی نماز کے وقت تین سو مرتبہ روزانہ پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

۹۔ پریشان کن حالات ومعاملات میں یہ سوچ کر شکر کرنا کہ اس سے بڑی مصیبت وپریشانی میں مبتلا نہیں ہُوا۔ مثلاً بخار آنے پر یہ سوچنا کہ پیشاب تو بند نہیں ہُوا ہے، فالج، جنون اور قلبی امراض سے تو بچا ہُوا ہوں۔ نیز یہ اعتقاد رکھنا کہ بیماری سے گناہ معاف ہو رہے ہیں یا اس پر اجر وثواب ہوگا۔

۱۰۔ اپنے شب وروز کے اعمال کا شرعی حکم معلوم کرنا جن کا علم نہیں ہے کہ آیا وہ اوامر یعنی فرض، واجب، سُنتِ مؤکدہ، سُنتِ غیر مؤکدہ، مستحب ومباح میں سے ہیں یا نواہی یعنی کفر وشرک، حرام، مکروہ تنزیہی یا تحریمی میں سے اور جو اعمال خدانخواستہ منکرات میں سے معلوم ہوں ان کو جلد از جلد ترک کرنا۔

نقشِ قدم نبیؐ کے ہیں جنت کے راستے
اللہ جل شانہ سے ملاتے ہیں سنت کے راستے

محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے روئے زمین پر انتقال کرنے والے سب سے آخری خلیفہ تھے۔ حضرت نے امت میں سنت نبوی زندہ کرنے کو اپنی زندگی کا مقصد بنا رکھا تھا۔ اسی لیے آپ کو "محی السنہ" یعنی سنت زندہ کرنے والا کا لقب ملا۔ عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نے اپنے مرشد اوّل حضرت پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ سے بیعت ہوکر اصلاحی تعلق قائم فرمایا۔

زیر نظر رسالہ محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سفر حرمین شریفین سے واپسی پر لاہور میں ہونے والے مختلف اجتماعات سے خطاب اور دیگر ارشادات کا مجموعہ ہے۔ جسے شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دستِ مبارک سے قلم بند فرمایا۔ حضرت نے اپنے ان ارشادات میں جہاں سنت کی اہمیت اور اس کی عظمت کو اجاگر کیا وہاں یہ بھی فرمایا کہ امر بالمعروف کے لیے تو جماعت ہے، مگر منکرات سے روکنے کے لیے ابھی تک کوئی جماعت وجود میں نہیں آئی، ہمارے اوپر مصائب کے آنے کی ایک اہم وجہ یہ بھی ہے کہ منکرات سے نہیں بچا جاتا۔ تبلیغ شرعی یہی ہے کہ امر بالمعروف بھی ہو اور منکرات سے بھی روکا جائے۔

AM001